

محبت کی عظیم وجہ

نمبر 3398

ایک وعظ

شائع شدہ: جمعرات، 19 مارچ 1914

مبلغ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن

مقام: میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوونگٹن

تاریخ: جمعرات کی شام، 27 ستمبر 1868

”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں، کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی“

یوحنا 19:4

یہ وہ مقام ہے جہاں سب حقیقی مسیحی ملتے ہیں۔ وہ سب بلا استثناء کہہ سکتے ہیں، ”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“ اگرچہ وہ تعلیمات میں ایک دوسرے سے متفق نہیں—یہ افسوسناک ہے کہ ایسا ہے—لیکن غالباً جب تک ہم اس جسم میں ہیں ہم میں سے کوئی بھی تمام سچائیوں کو ایک ساتھ نہ دیکھ سکے گا۔ ہر شخص سچائی کے ایک ہی پہلو کو دیکھتا ہے اور عموماً وہ یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ جو وہ نہیں دیکھتا وہ سچ نہیں، حالانکہ ممکن ہے کہ وہ اتنا ہی اہم ہو جتنا وہ جو اُس کی نظر میں آیا ہے۔

خیر، خیر—کلیسائی بحثوں کی ہزاروں لہروں کے درمیان، چاہے وہ کیلونیت اور ارمینی عقیدہ کے بیچ ہوں، یا اس و اُس کے بارے میں مختلف نظاموں کی شکل میں ہوں—تاہم خدا کے سب برگزیدہ، جو فضل الہی سے زندہ کیے گئے ہیں، اس ایک اقرار میں متحد ہیں: ”ہم جو کچھ بھی نہ مانتے ہوں، ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“

تجربہ میں بھی، جیسے تعلیم میں، بڑا تنوع ہے۔ بعض تاریکی میں دبے رہتے ہیں اور بعض کبھی خداوند کے گھر کے تہہ خانوں سے باہر نہیں نکلتے۔ اُن پر روحانی مشقتیں بھاری ہوتی ہیں، وہ شک کرتے ہیں، ڈرتے ہیں، کانپتے ہیں اور ہراساں رہتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو ”قصر جمیل“ کی چھت تک چڑھ جاتے ہیں اور گرد و پیش کے حسین مناظر کو دیکھتے ہیں۔ اُن کے قدم روحانی مسرت کے رقص کے عادی ہیں، اور اُن کے دل خداوند کے حضور شیریں نغمے گاتے ہیں۔ اُن کا تجربہ قربت کا ہے نہ کہ فساد کا۔ وہ یسوع کے ساتھ رہے ہیں اور اُس کی صحبت سے اُن کے چہرے روشن ہو گئے ہیں۔

ممکن ہے اگر میں اپنا تجربہ بیان کروں تو وہ تمہارے تجربہ سے مختلف ہو—میں شاید قطبین کی مانند ایک دوسرے سے دور کھڑے ہوں—لیکن اگر ہم مسیح میں ہیں تو ہم سب یکساں سچائی اور شدت سے کہہ سکتے ہیں: ”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“ یہاں ہم ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے نہ چکھا، نہ چکھا، نہ جانا—پھر بھی ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔

اور تم دیکھو گے کہ اس مختصر عبارت میں قوت اور اثر اُس کے ذاتی پہلو سے نکلتا ہے۔ ”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“ تم جانتے ہو کہ کسی ”چیز“ سے محبت رکھنا دشوار ہے۔ یہ محبت کی فطرت اور جذبے کے برخلاف ہے۔ محبت ہمیشہ کسی جیتے جاگتے شخص کو ڈھونڈتی ہے۔ لیکن جب کہا جاتا ہے ”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں“ تو یہ بالکل فطری معلوم ہوتا ہے، کیونکہ ہم اُس سے—خدا کے بیٹے سے، اُس فروتن سے، اُس قربانی دینے والے، مرنے والے بڑے سے، اُس صعود فرمانے والے، بادشاہی کرنے والے، اور آنے والے نجات دہندہ سے—جس کی طرف ہمارے دل کھنچے ہیں، اپنی محبت کا اظہار کر سکتے ہیں۔

”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“

یقین جانو، ہمیں مسیح کی ذات پر زیادہ منادی کرنی چاہیے، اور ہمارے دلوں کو اُس پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ اور محبت قائم کرنی چاہیے۔ محض عقیدتی مذہب لازماً تنگ نظری میں بدل جاتا ہے، اور محض تجرباتی مذہب دیر یا بدیر اداسی میں ڈوب جاتا ہے۔

سمجھ لو کہ میرا مقصد نہ تعلیم کے خلاف کہنا ہے نہ تجربہ کے۔ بلکہ میں دونوں کے حق میں زیادہ سے زیادہ کہوں گا، اور یہ دونوں ہر اُس شخص کی زندگی میں پائے جاتے ہیں جو مسیح کے قریب رہتا ہے۔ لیکن اگر تم کسی ایک کو یا دوسرے کو سب سے بڑا مقصد بنا لو، اور اُسی پر غور و فکر کرو، اُسی کے لیے جھگڑو، اُسی کے لیے جیو، اور اپنی تمام توانائی اُسی میں صرف کرو، تو تم زوال کا شکار ہو سکتے ہو۔

لیکن جب تم ”اُس کے لیے“ جیتے ہو، جب وہی سچائی ہے جس پر تم ایمان رکھتے ہو، وہی راہ ہے جس پر تم چلتے ہو، وہی زندگی ہے جس کا تم تجربہ کرتے ہو—اور جب تعلیم، عمل اور تجربہ سب اُس میں آ کر ایک نقطہ پر جمع ہوتے ہیں—تو تم نہ گراؤ میں پڑو گے نہ بگڑو گے، بلکہ ترقی کرو گے، جلال سے جلال کی طرف بڑھو گے، اور خداوند کے حضور کی حضوری سے مبدل ہوتے جاؤ گے۔ ”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“

لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گا پیشتر اس کے کہ عبارت میں غوطہ لگاؤں، اور وہ یہ ہے کہ اس مبارک شخص سے محبت رکھنے کے لیے، چونکہ وہ ایک شخص ہے، ضروری ہے کہ پہلے اُس سے کچھ جان پہچان ہو، اور پھر اُس کی بزرگی کا گہرا یقین ہو۔ ہم اُس سے محبت نہیں رکھ سکتے جس کو نہ جانتے ہوں نہ عزت دیتے ہوں۔ اگر ہم مسیح کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، اُس کی معرفت نہیں رکھتے، اور نہ کبھی اپنے دل کو اُس پر غور کرنے میں لگایا ہے، تو ہم اُس سے محبت رکھنے کی بات کر سکتے ہیں مگر وہ محض بات ہی ہوگی۔

اور جب ہم مسیح کو کلام مقدس کے پڑھنے یا سننے سے، جو روح القدس سے برکت پاتا ہے، جان لیتے ہیں، تب ہمیں اُس پر ایک پرستاری اور بھروسہ کرنے والے ایمان میں لایا جاتا ہے، مانتے ہیں کہ وہ ”سراپا دلکش“ ہے، ”دس ہزار میں فائق“ ہے، اور ہماری تمام بھروسہ، پرستش اور خدمت کے لائق ہے۔ تب، جب معرفت ایمان پیدا کرتی ہے، ایمان محبت کو جنم دیتا ہے۔

میں یہ اس لیے کہتا ہوں کہ میں نے دیکھا ہے، بچوں کو اتوار کے سکول میں اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ نجات پانے کا طریقہ یہ ہے کہ تم یسوع سے محبت رکھو—جو کہ درست نہیں۔ نجات پانے کا طریقہ، خواہ مرد ہو، عورت ہو یا بچہ، یہ ہے کہ اپنے گناہ کی معافی کے لیے یسوع پر بھروسہ رکھو، اور پھر جب تم یسوع پر بھروسہ رکھتے ہو تو محبت پھل کے طور پر آتی ہے۔ محبت جڑ نہیں ہے، جڑ صرف ایمان ہے۔

اور میں نے نوجوانوں کو بھی سنا ہے کہ وہ ہمیشہ اس سوال پر بات کرتے ہیں، ”کیا میں خداوند سے محبت رکھتا ہوں یا نہیں؟“—یہ سوال بجا ہے، مگر یہ پہلا سوال نہیں بلکہ دوسرا ہے۔ پہلا سوال یہ ہونا چاہیے، ”کیا میں خداوند پر بھروسہ رکھتا ہوں یا نہیں؟ کیا میں پوری طرح اُس کے کیے ہوئے کام پر آرام پاتا ہوں؟ کیا میں اُس پر ابدی زندگی اور نجات کے لیے انحصار کرتا ہوں؟“ اگر اس پہلے سوال کا جواب ہاں میں ہو تو دوسرا سوال زیادہ دیر تک شک میں نہ رہے گا۔ مگر اگر تم دوسرے سوال سے آغاز کرو اور پہلے کو چھوڑ دو تو تم اپنے آپ کو بڑی خطرناک حالت میں ڈال سکتے ہو۔

انجیل کا عظیم حکم یہ نہیں کہ ”مسیح سے محبت رکھ“ بلکہ یہ کہ ”خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، تو نجات پائے گا“—نہ یہ کہ محبت ایمان سے کمتر ہے، بلکہ اس لیے کہ محبت، اگرچہ بعض پہلوؤں میں فضیلت میں اول ہے، لیکن ترتیب میں ایمان کے بعد آتی ہے، اور پہلے ایمان کی طرف توجہ ہونی چاہیے، اور پھر محبت لازماً اور ضرور پیدا ہوگی۔

اب عبارت کی طرف آتے ہیں۔ میں پہلے فقرہ کو کلیسیا کا عظیم عام اقرار سمجھوں گا—”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں“—اور دوسرے فقرہ کو اُس محبت کی سب سے جلیل وجہ—”کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی۔“ آج میں وعظ کرنے نہیں بلکہ صرف تمہیں ان نکات پر جگانے آیا ہوں۔

I

”عظیم عام اقرار“—”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں“ :

اب اگر تُو خدا کا فرزند ہے تو تُو یہ کہے گا—یا اگر زبان سے نہ بھی کہے تو حقیقت یہی ہوگی—”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“ جس طرح یقینی ہے کہ تُو تاریکی سے روشنی میں منتقل ہوا ہے، خواہ تُو بپتسمہ کا پیرو ہو، یا پریسبیٹیرین ہو، یا بپتسمہ دینے والوں میں سے ہو، یا جو کچھ بھی ہو—تُو اس کلیسیا کے ایک ہی منہ کے اس اقرار سے متفق ہوگا۔ ہم سب، جو اُس پر ایمان لائے ہیں، بلا استثناء، اُس سے محبت رکھتے ہیں۔

لیکن ہم اُس سے کس طرح محبت رکھتے ہیں؟ اول تو ہم اُس سے ویسی محبت ہرگز نہیں رکھتے جیسی ہمیں رکھنی چاہیے۔ یہ ہم شرمندگی کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔ نہ ہی ہم اُس سے ویسی محبت رکھتے ہیں جیسی ہم رکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ جو کچھ ہم اپنے بہترین لمحوں میں مسیح کے حق میں واجب سمجھتے ہیں، وہ اُس کے حق کے مقابل بہت کم ہے، اور افسوس یہ کہ ہم اپنی ہی فہم سے بھی کمتر رہ جاتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ ہم میں سے اکثر اُس طالب علم کی مانند ہیں جس کے لیے استاد صفحہ کے اوپر ایک عمدہ نمونہ لکھ دیتا ہے، اور اُس کے نیچے وہ نقل کرتا ہے، پھر اُس نقل کی بھی نقل بنتی ہے، اور یوں صفحہ کے آخر تک پہنچتے پہنچتے تحریر بگڑ جاتی ہے اور اوپر والے کامل نمونے سے بالکل بے مشابہ رہ جاتی ہے۔

اسی طرح جو کچھ مسیح کے لائق ہے وہ صفحہ کے اوپر ہے، جو کچھ میں اپنے سب سے پاکیزہ خیالات میں اُس کے لائق سمجھتا ہوں وہ اُس کے نیچے، پھر جو کچھ میں عملاً اُس کو دیتا ہوں وہ اس سے بھی نیچے—اور پھر صفحہ کے نیچے پہنچتے پہنچتے میری تحریر کیسی بگڑ جاتی ہے، اور میں کس قدر پیچھے رہ جاتا ہوں اُس محبت سے جو میرے دل کو معلوم ہے کہ !مجھے دینی چاہیے!

ہاں، میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اور تیرا عاشق ہوں”
”آہ! کہ فضل ملے کہ تجھ سے اور زیادہ محبت رکھوں۔

یاد رکھ، ہم کبھی محض اس بات پر اپنے آپ کو ملامت کر کے کہ ہم زیادہ محبت نہیں رکھتے، مسیح سے زیادہ محبت نہیں کر پاتے۔ ہم اُن سے زیادہ محبت رکھتے ہیں جن کو ہم بہتر جانتے ہیں—یہ محبت بہتر واقفیت سے بڑھتی ہے، نہ کہ محض محبت رکھنے کی فرض شناسی کا وعظ سنانے سے، کیونکہ محبت اور محض فرض ایک دوسرے کے ساتھ اچھی طرح نہیں چلتے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ محبت کو محض فرض کی جکڑ سے نچوڑ کر نکالنا بالکل موزوں نہیں۔ محبت اُس شہد کے ابتدائی قطروں کی مانند ہے جو چھتے کی لبریز مٹھاس سے خود بخود ٹپکتا ہے—یہی حقیقی اور سچی محبت ہے۔

اگر تُو چاہتا ہے کہ مسیح سے زیادہ محبت رکھے، تو اُس پر زیادہ غور کر، اُس سے جو کچھ تُو نے پایا ہے اُس پر زیادہ دھیان دے۔ اُس کے کلام میں اُس کی سیرت پر زیادہ مطالعہ کر، دعا میں اُس کے قریب بار بار جا، اور اُس کے ساتھ مقدس رفاقت میں زیادہ جیا کر۔ یہی وہ شعلے ہیں جو اُس تنور کو بھڑکائیں گے۔ یہی وہ پوشیدہ ایندھن ہے جو ہماری جان کو یسوع کی محبت کی آگ سے دہکا دے گا۔ ہم اُس سے نہ ویسی محبت رکھتے ہیں جیسی رکھنی چاہیے، نہ ویسی جیسی چاہی۔

لیکن اس سب کے باوجود، ہم اُس سے حقیقی محبت رکھتے ہیں۔ شیطان ہم سے کہتا ہے کہ ہم محبت نہیں رکھتے، لیکن جب معاملہ قریب آتا ہے تو ہم اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو شیطان سے بہتر جانتا ہے، اور ہم کہہ سکتے ہیں: ”اے خداوند! تُو سب کچھ جانتا ہے؛ تُو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔“ کیا بڑی رحمت ہے کہ یسوع مسیح ہمارے اعمال پر ایمان نہیں کرتا، کیونکہ وہ اکثر یہ گویا کہتے ہیں: ”اے یسوع! ہم تجھ سے محبت نہیں رکھتے۔“

لیکن وہ ہمارے دلوں کو پڑھتا ہے، اور ہمارے دل اب بھی اس نعرہ سے دھڑکتے ہیں: ”اے میرے خدا! میری جان کی گہرائی میں میں مسیح سے محبت رکھتا ہوں، اور اگر ممکن ہوتا تو میں کبھی اُس کے خلاف گناہ نہ کرتا۔ آہ! میں کیسا کمبخت انسان ہوں کہ اپنی حقیقی زندگی کے برخلاف جیتا ہوں، اور جو کرنا چاہتا ہوں وہ نہیں کرتا، اور جو نہیں کرنا چاہتا وہی کرتا ہوں؛ کیونکہ میں اپنے اعضاء میں اس شریعت کو پاتا ہوں جو مجھے اسیری میں لاتی ہے۔ حالانکہ میں آزادی کا مزہ چکھ چکا ہوں، اور حقیقت میں آزاد ہوں، اور کسی کا غلام نہ رہوں گا، بلکہ اپنے خداوند یسوع مسیح کا آزاد منکوحہ ہوں گا۔“ ہاں، ہم اُس سے حقیقی محبت رکھتے ہیں۔

اور اگر ہم واقعی مقدس ہیں، تو ہم اُس سے عملی طور پر بھی محبت رکھتے ہیں۔ ہم اُس میں خوشی پاتے ہیں جس میں وہ خوش ہوتا ہے—اور یہی انسان کا اصلی پیمانہ ہے۔ ہم اُس کی خدمت میں، اُس کی صحبت میں، اُس کے دوستوں میں خوش ہوتے ہیں۔ ایسا کچھ نہیں—اور مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے بعض یہ بغیر خود پسندی کے کہہ سکتے ہیں—ایسا کچھ نہیں جو ہماری جان کو ایسی مسرت دے جیسے یہ موقع ملنا کہ ہم یسوع مسیح کے نام کو جلال دیں۔ اگر ہمیں دنیا کی تمام سلطنتوں کی پیشکش ہو، اور محض ایک دانہ بھر جلال ہمارے ہاتھ میں دیا جائے کہ ہم مسیح کو پیش کر سکیں—تو ہم اُسے تمام ہند کے خزانے اور تمام سلطنتوں کی شاہانہ عظمت پر ترجیح دیں گے۔ مسیح کو جلال دینا وہ ابدی خزانہ ہے جو اُس وقت بھی ہمارے ساتھ رہے گا جب دنیا آگ میں لپٹی ہوگی۔

کسی ایک چھوٹے بچے کو یسوع کا نام سکھانا، اور اُس کی چھوٹی سی آنکھ میں اُس مرنے والے خداوند کے بارے میں آنسو لانا—ہمارے لیے اُس سے بہتر اور شیریں خدمت ہے جتنی کہ سب سے بڑی سلطنت داری ہو، اگر وہ اُس سے الگ ہو۔

کیا تیری بھیڑ میں کوئی برہ ہے؟
جسے میں چرنے سے انکار کروں؟
کیا کوئی دشمن ہے جس کے سامنے
”میں تیری حمایت کرنے سے ڈر جاؤں؟“

تم میں سے بعض اپنے خداوند کے لیے نہایت سرگرمی سے منادی کرتے ہو، اور میں جانتا ہوں کہ جب تم منادی کرتے ہو تو تمہاری سب سے بڑی آرزو یہ ہوتی ہے کہ وہ تمہارے سننے والوں کے دلوں میں سرفراز ہو۔ کیا تم اس کے لیے تڑپتے اور آہیں نہیں بھرتے؟ کیا تم بیان کی تمام فصاحت چھوڑنے کو تیار نہ ہو، اور اگر ضرورت پڑے تو بالکل عام فہم زبان میں بات کرنے کو راضی نہ ہو، اگر اس سے تم کسی جان کو اُس کے لیے جیت سکو؟ میں جانتا ہوں کہ تم ایسا ہی کرو گے، اے میرے بھائیو، کیونکہ یہی ہر سچے خادم کی آرزو ہے۔

اور تم بھی، جو آج گلیوں میں کھڑے ہو کر، چوراہوں پر منادی کرتے رہے، میں اُمید رکھتا ہوں—بلکہ یقین کرتا ہوں کہ اگر تم اُس کے ہو تو ایسا ہی ہوگا—کہ تم نے اُس کے پیارے نام کی محبت سے کلام کیا۔ اور جب تم شاید خاموش رہنا پسند کرتے، تو محبت ہی تھی جس نے تمہاری زبان کھول دی۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تم بہتر کلام کر سکو؟ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تم زیادہ

توجہ حاصل کر سکو؟ اور یہ سب کچھ صرف اُسی کے لیے، اُس کے پیارے نام کے لیے، تاکہ تم اُسے انسانوں کی آنکھوں کے سامنے اور بہتر طور پر پیش کر سکو۔

اور تم آئے عزیز معلمین جو جماعتوں میں خدمت کرتے ہو، اور آئے وہ جو اتوار کے مدرسہ میں مشغول رہے ہو، اگر تم فی الحقیقت راست ہو، اور میں امید کرتا ہوں کہ ہو، تو تم نے اس لیے تعلیم دی ہے کہ اُس کا نام جلال پائے، اور وہ اپنی جان کی مشقت کا پہل دیکھے۔ اور آئے وہ جو مدرسہ میں حاضر نہیں آ سکتے مگر اپنے بچوں کے لیے دعا کرتے اور اُن سے کلام کرتے ہو، اور آئے وہ جو اپنی پائی پائی صندوق میں ڈالتے ہو، اور ہر ایک اپنی قسم کی خدمت میں اپنے حصے کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ سو اگر اُس کی حیات تمہارے دلوں میں ہے، اور اُس کا خون تم پر چھڑکا گیا ہے، تو تم کہہ سکتے ہو کہ یہ سب کچھ تم اس عملی گواہی کے طور پر کرتے ہو کہ تم اُس سے محبت رکھتے ہو۔ آج جو کچھ تم نے اُس کے رُوح میں کیا، وہ اس آیت کا ”دہرانا ہے،“ ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔

پس کیا تم اپنی روزمرہ زندگی میں بھی یہی کرو گے؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اس میں ہم بعض اوقات ناکام رہتے ہیں۔ بطور نوکر، ایسا جیو جیسے کوئی یسوع سے محبت رکھتا ہے۔ بطور مالک، بطور کاریگر، بطور تاجر، یا بطور ایسا شخص جسے آرام اور مال میسر ہے، پھر بھی یہی تمہارے قدموں کا راہنما، تمہاری زندگی کا دستور، اور تمہاری گفتگو کا نمونہ ہو کہ ”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“ ہر سانس اس کو ظاہر کرے، پھیپھڑوں کی ہر جنبش، زبان اور ہاتھ کی ہر حرکت اس عظیم اور مبارک حقیقت کا ثبوت دے کہ ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔

آئے بھائیو اور بہنو! ہم ایک اور قدم بڑھ سکتے ہیں—میں امید رکھتا ہوں کہ ہم یسوع مسیح سے نہ صرف حقیقتاً اور عملاً محبت رکھتے ہیں بلکہ اُس سے اعلیٰ درجے کی محبت رکھتے ہیں۔ یہ نکتہ اکثر نیک دلوں کو مضطرب کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں، ”میں نہیں کہہ سکتا کہ میں یسوع مسیح سے زیادہ محبت رکھتا ہوں بہ نسبت باپ، یا ماں، یا شوہر، یا بیوی، یا بچے کے۔“ نہیں، تم یہ نہیں کہہ سکتے، اور بہت سی باتیں ہیں جو ہم نہیں کہہ سکتے، اور شاید بہتر ہے کہ نہ کہیں، حالانکہ وہ سچ بھی ہوں۔ جو خوبصورت ہوتے ہیں اپنی خوبصورتی کا چرچا نہیں کرتے، اور جو سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں وہی اکثر اپنی محبت کے باب میں سب سے زیادہ حیا دار ہوتے ہیں۔

اب، محبتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ایسے نہیں تولا جا سکتا جیسے پانچ کو آٹھ سے تولا جائے اور دیکھا جائے کہ کون سا بڑا ہے۔ یہ کوئی حسابی مسئلہ نہیں، مگر میں تمہیں اس طرح آزما سکتا ہوں—اگر تمہیں اُس عزیز شوہر کو کھونا پڑے یا یسوع مسیح کو، تو کیا کرو گے؟ اس پر سوچنے میں دو لمحے بھی نہ لگیں گے۔ تم ہرگز انہیں ایک پلڑے میں نہ رکھو گے۔ وہ تمام شوہروں اور عزیز بیویوں سے برتر اور بالا ہے۔ یا یہ سوچو، اگر تمہیں آج رات آسمان کی امید اور مسیح میں اپنا حصہ چھوڑنا پڑے یا پھر اپنی سب ملکیت کھو دینی پڑے، تو تم کیا چُنو گے؟ بلاشبہ، تم کہو گے، ”میری سب کچھ جو میرے پاس ہے، وہ تو نہایت ہی تھوڑا ہے، بلکہ بوجھ ہے، اور اگر یہ بوجھ نہ بھی ہوتا، بلکہ زیادہ بھی ہوتا، تو بھی میں سب کچھ چھوڑ دیتا اور کہتا، اے خُداوند! میں سب کچھ چھوڑ آیا تاکہ تیری پیروی کروں، اور اسے چھوڑ کر میں نے تیری محبت کی زیادہ پہچان اور اُس ”محبت کا زیادہ گہرا لطف پایا۔“

بعض اوقات، خاص کر تم میں سے نوجوانوں کو، موقع ملتا ہے کہ یہ ظاہر ہو کہ تم کس سے زیادہ محبت رکھتے ہو—کیا تم یسوع کو سب چیزوں سے زیادہ عزیز رکھتے ہو یا نہیں۔ نکاح کے معاملہ میں یہ آزمائش اکثر آتی ہے۔ افسوس! کتنی دُکھ کی بات ہے کہ بہت سی نوجوان بہنیں اور بھائی مسیح کی شریعت توڑ دیتے ہیں کہ ”کافروں کے ساتھ نابرابر جوئے میں نہ چُتو۔“ تم حقیقت میں مسیح کو چھوڑ دیتے ہو جب اُس بے دین شخص کو اختیار کرتے ہو، اور آئے نوجوان! جب تم اُس مسیح سے خالی عورت کا پیچھا کرتے ہو تو تم اپنے خُداوند اور مالک کا انکار کرتے ہو اور اُسے دُنیاوی خوشی کی خاطر چھوڑ دیتے ہو۔

ایسے کام پر تمہارا ضمیر تمہیں ضرور ملامت کرے گا، اور اگر تم حقیقت میں خُداوند کے خادم ہو، تو تازیانہ تمہارے پیچھے لگے گا، اور تمہارے گھر میں خُداوند کا ہاتھ تمہارے خلاف رہے گا۔ مگر میں امید رکھتا ہوں کہ یہاں بہت سے ایسے ہیں جو کہہ سکتے ہیں، ”ہاں، اگرچہ خُسن کی ہر کشش اور دولت کی ہر چمک میرے دل کو لبھانے کو ہو، اگرچہ عزت کی ہر جھلک میری خواہش کو چمکائے، پھر بھی میں اپنے خُداوند اور مالک کی فرمانبرداری کروں گا، اور پاک کنواری کی مانند اپنے آپ کو مسیح کے لیے مخصوص رکھوں گا۔“ ہم مسیح سے محبت رکھتے ہیں، بھائیو—میں امید رکھتا ہوں کہ ہم رکھتے ہیں—سب سے بڑھ کر۔

ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں—”ہمیشہ۔ مومن کی مسیح سے محبت نہ صرف اتوار کے دنوں یا دعا و عبادت کی مجالس کی“ بات ہے۔ ”ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں“—یہ اُس شخص کا اقرار ہے جو مکتب پر خط لکھ رہا ہو، یا بازار میں غلہ بیچ رہا ہو، یا صرافہ بازار میں حصص کا لین دین کر رہا ہو۔ ہماری محبت کوئی وقتی جوش یا جذبات کی لہر نہیں، بلکہ یہ سنجیدہ، پائیدار، مستقل اور عملی ہے۔ یہ ہماری روزمرہ زندگی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے، یہ ہمارے باطن کا حصہ ہے، یہ ہمارے خون میں گردش

کرتی ہے، ہمارے سانسوں میں جاری ہے، ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے، اور ہم جتنا جلد مٹ جائیں گے اُتنا ہی جلد مسیح کی محبت سے خالی ہو سکیں گے۔ اگر ہم فی الحقیقت نجات یافتہ خُدا کے فرزند ہیں۔

اور ایک اور بات، اے عزیزو! ہم اُس سے بڑھتی ہوئی محبت رکھتے ہیں۔ ہم ہمیشہ یہ محسوس نہیں کرتے، مگر اگر ہم خُدا کے ساتھ سیدھے ہیں، تو یہ حقیقت ہے۔ ایمان لانے کے آغاز میں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم یسوع سے بہت زیادہ محبت رکھیں گے، مگر بعد میں اُس کا کچھ حصہ جیسے ختم ہوتا ہے، حالانکہ دراصل وہ سطحی اور ادھورا پیار ہی جاتا ہے۔

دیکھو! مریم آگ جلا رہی ہے، نیچے کاغذ اور تنکے کو آگ لگتے ہی شعلے بھڑک اُٹھتے ہیں اور چمنی میں لپک جاتے ہیں۔ مگر ادھے گھنٹے بعد دیکھو! اب نہ شعلے ہیں نہ چٹخنے کی آواز، مگر گرمی زیادہ ہے، کیونکہ کوئلے خوب دہک اُٹھے ہیں۔

ایسا ہی ترقی کرنے والے مومن کے ساتھ ہوتا ہے۔ شروع میں بہت سا جوش اور نیا پن ہوتا ہے، مگر بعد میں سکون اور پائیدار گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور یسوع ایسا ہے کہ جتنا زیادہ مومن اُسے جانتے ہیں اُتنا ہی زیادہ اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اُس کی وفاداری، اُس کی فراوانی، اُس کی فیاضی اور اُس کی عظمت کا جتنا زیادہ تجربہ ہوتا ہے، محبت اُتنی ہی گہری، مضبوط، وسیع اور بلند ہوتی جاتی ہے۔

ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں، اور اِس پر شرمندہ نہیں۔ ہم اِس کا اعتراف کرنے سے نہیں جھجکتے، اور نہ اُس شرمندگی سے ڈرتے ہیں جو اِس اقرار کے بعد آ سکتی ہے۔ اے وہ جو چٹان میں پوشیدہ ہیں، اُو اور اُسے اپنی آواز سُناؤ کیونکہ وہ تیرے لیے شیریں ہے، اور تیرا چہرہ اُس کی نظر میں دلکش ہے۔ اُس سے محبت رکھنے کا اقرار کرنے میں کوئی شرم کی بات نہیں۔

وہ دن آنے والا ہے جب ہم اُسے سب سے زیادہ محبت رکھیں گے۔ یہ جسمانی خیمہ ٹوٹ رہا ہے، یہ جسمانی زنجیریں زنگ کھا رہی ہیں، ہم جلد آزاد ہو جائیں گے۔ اور جب آزاد روح اُسے پردہ کے بغیر دیکھے گی، تو ہماری محبت کامل ہو جائے گی۔ یا اگر وہ ہماری موت سے پہلے آ گیا تو ہم اُسے ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے، اور اُس کی مانند ہو جائیں گے، اور تب بھی ہماری محبت اپنی کمال کو پہنچ جائے گی۔

یہ بڑی رحمت ہے کہ جب دوسری محبتیں ٹوٹے ہوئے پھولوں کی مانند مر جاتی ہیں، ہماری مسیح کی محبت ہمیشہ بڑھتی رہے گی، اور جب آسمان اور زمین فنا ہو جائیں گے، تب بھی یہ ابدی محبت قائم رہے گی۔

پس اگر یہ سچ ہے کہ تم اُس سے محبت رکھتے ہو، تو اُس کے لوگوں سے زیادہ محبت رکھو، اُس کے غریبوں سے زیادہ محبت رکھو، اُس کے کام سے، اُس کے کلام سے اور اُس کی سچائی سے زیادہ محبت رکھو، اُس کے حکموں پر زیادہ چلو، اُس کے قریب تر اُو، اور اُس کی مانند بننے کی کوشش کرو۔

II

- ہماری محبت کا جلیل القدر سبب

ہم اُسی سے محبت رکھتے ہیں، کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی۔“ یہ پھر شخصی بات ہے۔ دیکھو، پھر شخصی بات۔ ”ہم“ ”اُس سے“ ”دو اشخاص“ اور سبب یہ ہے۔ ”کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی“۔ پھر اشخاص کا ذکر۔ ہم مسیح سے اس لیے محبت نہیں رکھتے کہ کسی واعظ نے منادی کی، یا ہم نے اُس کی تعلیمات کو قبول کیا، یا اس لیے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اُس کی تعلیمات میں فلاں اور فلاں بات ہے؛ بلکہ محبت کا سرچشمہ اُسی کی ذات ہے، اور وہ اُسی کی طرف بہتی ہے۔ یہ اُس کام کی وجہ سے ہے جو اُس نے کیا، اور اُس کلام کی وجہ سے ہے جو اُس نے کہا، اُس سے پہلے کہ ہم کچھ کر سکتے۔

ہم اُسی سے محبت رکھتے ہیں، کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی۔“ محبت محبت کا باعث ہے۔ اُس نے محبت رکھی۔“ سو ہم بھی محبت رکھتے ہیں۔ ہم بعد میں محبت رکھتے ہیں، اور وہ پہلے محبت رکھتا ہے۔ یہ ایک تجربہ کی سچائی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس نے ہم سے اُس وقت محبت رکھی جب ہم نے اُس سے محبت نہ رکھی تھی۔ اپنی زندگی کو اپنی توبہ سے پہلے کے دنوں میں یاد کر۔ اُس وقت بھی اُس نے تم سے محبت رکھی۔ تجھے اُس سے محبت کیوں ہوئی؟ اِس لیے کہ تجھے بتایا گیا کہ اُس نے تجھ سے محبت رکھی، اور تو نے اِس کو مان لیا۔ شریعت اور ہیبت نے کبھی تجھ سے محبت نہ پیدا کی، بلکہ وہ تجھے سخت کر گئی۔ یہ خون سے خریدی ہوئی معافی کا احساس تھا جس نے تجھے نرم کیا، اور تُو نے اُس معافی میں مسیح کی محبت کو دیکھا، اور تُو اُس سے محبت رکھنے سے باز نہ رہ سکا۔

یہ کوئی نئی بات نہیں، نہ محض ایک خیال، بلکہ عظیم سچائی ہے۔ اے عزیزو! اس پر غور کرو۔ یسوع نے اُس وقت تجھ سے محبت رکھی جب تُو غافل تھا، جب تُو اُس کے کلام کو بھول چکا تھا، جب دعا میں گھٹتے نہ جھکتے تھے۔ اہ! اُس نے کچھ تم سے اُس وقت محبت رکھی جب تم رقص گاہ میں تھے، جب تم تماشہ گاہ میں تھے، بلکہ جب تم بدکاری کے اڈوں میں تھے۔ اُس نے تم سے اُس وقت محبت رکھی جب تم دوزخ کے دروازہ پر کھڑے تھے اور ہلاکت کا پیالہ پی رہے تھے۔ اُس نے تم سے اُس وقت محبت رکھی جب تم اُس سے زیادہ دور اور بدتر نہ ہو سکتے تھے۔ اے مسیح! تیری عجیب محبت کیا ہی تعجب خیز ہے! کس قدر عظیم ہے وہ محبت جو ہم پر اُس وقت چمکی جب ہم شیطان کے غلام اور قیدی تھے، بدکاری کے باورچی خانہ میں! خدمت گار، اور کچھ بھی ایسا نہ تھا جو ہم گناہ کے لیے نہ کر سکتے، اور پھر بھی اُس نے ہم سے محبت رکھی

اور ہم میں سے کچھ ویسے ہی بدتر تھے—متکبر، ریاکار، اندر سے گندے، جو اپنی راستبازی پر فخر کرتے تھے، لوسفر کی مانند مغرور، حالانکہ ہم میں کچھ بھی بھلا نہ تھا—پھر بھی ہم اُس کی اُس بڑی محبت سے پیارے ٹھہرے، جس سے اُس نے ہم سے محبت رکھی جب ہم خطاؤں اور گناہوں میں مُردہ تھے۔ مبارک ہو اُس کا نام

یہ تجربے کی بات بھی ہے، اور ہمارے پختہ ایمان اور خوشی کے اعتماد کا مضمون بھی ہے کہ یسوع نے ہم سے اُس دن سے پہلے محبت رکھی—اُس عظیم دن میں، جو دو ابدیتوں کا مرکز تھا، ایک عہد کا خاتمہ اور دوسرے کا آغاز—اُس دن میں جب سورج تاریک ہوا، اور پھر پہلی بار چمکا، جب زمین کانپ اُٹھی اور آسمان قائم ہوا، جب مُردے جی اُٹھے اور آدمیوں کے خیالات ظاہر ہوئے—اُس دن جب وہ مقرر قائم مقام کلوری کی طرف چلا، اپنے لوگوں کے سب گناہ اپنے اوپر لادے ہوئے، جیسے ایک زبردست جہاں، اور ایک اور اطلس کی مانند اُس بوجھ کو اپنے شانوں پر اُٹھایا، اور پھر اُس لامحدود بوجھ کو فراموشی میں ڈال دیا۔

اُس دن اُس نے اپنی محبت کا اعلیٰ ثبوت دیا۔ دیکھو وہ آنکھیں جو آنسوؤں سے سرخ ہیں—کیسی محبت! دیکھو وہ رخسار جو ناپاک تھوک سے آلودہ ہیں اور اُن پر ٹھٹھا کرنے والوں کے مُکوں کے نشان ہیں—کیسی محبت! دیکھو وہ سر جو اب تک کانٹوں کے تاج کے زخموں سے مجروح ہے، وہ بے مثل دہن اور وہ زبان جو پیاس سے خشک ہے، وہ چہرہ جو اس قدر بگڑا ہوا کہ گویا غم کا مسکن ہو، وہ بدن جو سراپا اذیت اور کرب میں ہے—دیکھو وہ مہربان اور فیاض ہاتھ—وہ سرخ چشمے کہانی سناتے ہیں، دیکھو وہ پاؤں—وہ خون کی نالیاں اُس کی محبت کی گہرائی بیان کرتی ہیں۔

ہاں، اُس پہلو کو دیکھو جو سپاہی کے نیزہ سے چھیدا گیا—وہ قیمتی خون اور پانی کا دھارا دوگنی اور ناقابل انکار گواہی دیتا ہے کہ یسوع محبت رکھتا ہے—اور ہم تو اُس وقت پیدا بھی نہ ہوئے تھے—اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی۔

مگر یہ پرانا اور جلالی کتاب ہمیں اُس دن سے بھی پیچھے لے جاتی ہے۔ اُس نے ہم سے اُس وقت محبت رکھی جب باغ عدن میں ہمارے پہلے والدین نے ہم سب کو تباہ کیا، اور یہ وعدہ دیا گیا کہ وہ آ کر سانپ کے سر کو کچلے گا۔ ہاں، جب پہاڑ نومولود تھے، جب یہ پرانا جہاں اور اُس کے آثار جو قرون کی گواہی دیتے ہیں ابھی نو بنے تھے—بلکہ اُس سے بھی پہلے—اس سے پہلے کہ آفتاب کی مشعل کو خدائی آگ سے روشن کیا جاتا، اس سے پہلے کہ ستارے اپنی لامحدود گردش شروع کرتے، جب وقت نہ تھا، جب کوئی دن نہ تھا مگر ”ایام کا قدیم“، اور وہ اکیلا سکونت کرتا تھا، لامحدود یہوآہ—تب بھی یسوع نے اپنے لوگوں سے محبت رکھی۔ اُس کی پیش بین آنکھوں نے انہیں دیکھا، اُس کے خودمختار انتخاب نے انہیں جدا کیا، اُس کے ممیز کرنے والے فضل نے انہیں ممتاز کیا، اور اُس کے ازلی ارادے نے انہیں ہمیشہ کے لیے اُس کا ٹھہرایا۔ اُس نے ہم سے پہلے محبت رکھی۔

اگر یہ محبت رکھنے کا سبب نہیں تو پھر کہاں ایسا سبب مل سکتا ہے؟ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی! اے سرد دلوں! اے سنگ مرمر کے ٹکڑو! اے گرانی پتھر! اے برفانی پہاڑ! اگر ہم اب نہ پگھلیں تو کب پگھلیں گے؟ یہ جلالی خیال آگ کی مانند ہماری ہستی کے اندرون سے گزر کر ہمیں پاک کرتا ہے اور ہمیں شعلہ زن کر دیتا ہے۔ ہم لازمی اُس سے محبت رکھیں گے کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی۔

میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو اُس کی محبت کا پورا بیان کریں۔ یہ محبت اتنی فروتن تھی کہ اُس نے آسمان سے جھک کر ہمیں پایا، جلال کے تاج و تخت کو چھوڑا اور زمین کی کمزوریوں کو اُٹھا لیا۔ یہ محبت اتنی دائمی تھی کہ زمانوں نے اسے نہ دھندلایا اور نہ ذرہ بھر کم کیا۔ یہ محبت اتنی قائم تھی کہ ہمارے بے شمار شکوک اور گناہوں نے اسے کبھی بجھایا نہیں—بہت سی پانی کی ندیاں اسے نہ بجھا سکیں، نہ سیلاب اسے غرق کر سکے۔

یہ محبت اتنی فیاض تھی کہ یسوع نے ہمیں سب کچھ دے دیا—اُس نے حتیٰ کہ اپنے باپ اور اپنے خدا کو بھی ہمارے لیے دے دیا، کیونکہ اُس نے فرمایا، ”میرے باپ اور تمہارے باپ، میرے خدا اور تمہارے خدا۔“ اُس نے ہمیں اپنے آپ کو دیا، آج بھی ہمیں اپنے آپ کو دیتا ہے، ہمیں اپنی رفاقت دیتا ہے، ہمیں اپنا خون دیتا ہے تاکہ ہم دھل جائیں، ہمیں اپنی راستبازی دیتا ہے تاکہ ہم

ملبس ہوں، ہمیں اپنی زندگی دیتا ہے تاکہ ہم اُس کی پیروی کریں، اور آخرکار اپنا تخت دیتا ہے تاکہ ہم آرام پائیں۔ اے فیاض محبت! تُو کچھ بھی اپنے لیے محفوظ نہیں رکھتا، سب کچھ اپنے محبوب کو دیتا ہے۔

یہ محبت بالکل بے غرض تھی—یسوع کو کچھ حاصل نہ ہونا تھا، سب فائدہ ہمارا تھا۔ یہ محبت انتہائی جان نثار تھی—اُس کے دکھ کس قدر شدید! اُس کے غم کس قدر ہولناک! اور سب کچھ اس لیے کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی جب ہم اُس کے دشمن تھے۔

کاش میرے پاس ایک سرافیم کی زبان ہوتی—آگ کی زبان—تاکہ میں اپنے آقا کی بات کروں! جب کہ ایسا نہیں، میں بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ مسیح کی محبت کا یہ سمندر ناپا نہیں جا سکتا۔ اس میں غوطہ مارو، دعا کرو کہ تم اس میں ڈوب جاؤ، اس کے سیلاب میں غرق ہو جاؤ، تاکہ تمہارے لیے جینا مسیح ہو اور مرنا فائدہ۔

اے بھائیو! خداوند کی محبت تم پر اور تم میں ہو، اور اُس کی جان ڈالنے والی رُوح کی قدرت میں تم ایک اور ہفتہ جینو، اور جب ہم پھر اکٹھے ہوں تو ہمارے دلوں میں وہ شعلہ باقی رہے جو آج رات جلتا رہا ہے۔ اُس کے نام کو جلال! آمین۔

تفسیر — سی۔ ایچ۔ اسپرُجن
رومیوں 26:8-39

آیت 26۔ اسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوریوں میں مدد کرتا ہے۔
ہماری ناتوانیوں، ہماری کمیوں، ہماری عاجزیوں میں، خُدا کا رُوح آ کر خُدا کے فرزندوں کا مددگار بنتا ہے۔

- کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کیا دُعا کریں جیسا کرنا چاہیے۔ 26
ہم اپنی کمزوریوں کو نہیں جانتے۔ شاید ہم اُس جگہ کو مضبوط سمجھتے ہیں جہاں ہم نہایت ہی کمزور ہیں۔ خُدا کا رُوح ہماری کمزوریوں کو دیکھ لیتا ہے، اور وہاں مدد رکھتا ہے جہاں قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ "ہم نہیں جانتے کہ کیا دُعا کریں جیسا کرنا چاہیے۔"

- لیکن رُوح آپ ہی ایسے کراہوں سے ہماری شفاعت کرتا ہے جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ 26
وہ بڑی باتیں جن کے لیے ہم زبان کھول نہیں سکتے، جو انسانی زبان میں ادا نہیں ہو سکتیں، رُوح القدس اُن کو کراہوں میں بدل دیتا ہے، اور جب ہم بول نہیں سکتے تو ہمیں کراہنے پر ابھارتا ہے۔ اور وہ کراہیں ایسی برکتیں لا دیتی ہیں جن کو الفاظ میں باندھنا ممکن نہیں۔ کیا تُو حال ہی میں اپنے دُعا خانے میں گیا ہے، خُدا کے حضور فریاد کرنے، اور یوں محسوس کیا ہو کہ تُو دُعا ہی نہیں کر پا رہا؟ ہم اکثر اُس وقت بہتر دُعا کرتے ہیں جب ہمیں لگتا ہے کہ ہم بدترین دُعا کر رہے ہیں۔ جب دُعا میں سب سے زیادہ کرب، اور آہ و زاری اور رونا ہوتا ہے، تب دُعا کا اصل مغز سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

آیت 27۔ اور جو دلوں کو جانچتا ہے وہ رُوح کی نیت کو جانتا ہے، کیونکہ وہ خُدا کی مرضی کے مطابق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔
رُوح جانتا ہے کہ ہمیں کیا چاہیے۔ خُدا جانتا ہے کہ رُوح کیا مانگ رہا ہے، یوں ہماری دُعا پورا دائرہ مکمل کرتی ہے، اور خُدا ہمیں برکت عطا کرتا ہے۔

—آیت 28۔ اور ہم جانتے ہیں
—ہم جانتے ہیں، ہم کو اس کا یقین ہے

آیت 28۔ کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں، یعنی اُس کے ارادے کے مطابق بُلائے گئے لوگوں کے بھلے کے لیے کام کرتی ہیں۔

ہم یہ جانتے ہیں کیونکہ ہم نے اپنی زندگی میں اسے آزمایا ہے۔ "سب چیزیں کام کرتی ہیں"—خُدا کی تدبیر میں کوئی چیز سُست نہیں۔ "سب چیزیں مل کر کام کرتی ہیں"—تدبیر میں ایک یگانگت ہے۔ خُدا ایک چیز کو دوسری کے مقابل رکھتا ہے۔ مبارک ہو خُدا کا نام کہ سب چیزیں مل کر بھلے کے لیے کام کرتی ہیں۔ خُدا کا مقصد اپنے لوگوں کے لیے بھلا ہے، اور صرف بھلا؛ اگرچہ یہ یا وہ شے ضرر رساں دکھائی دے، لیکن جب سب کو ملا دیا جائے تو یہ سب مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کے بھلے کے لیے کام کرتی ہیں۔

آ اے میری جان، کیا تُو خُدا سے محبت رکھتی ہے؟ کیا تُو آج رات یہ کہہ سکتی ہے، "اے خُدا، تُو سب کچھ جانتا ہے، تُو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں؟" سب چیزیں تیرے بھلے کے لیے کام کرتی ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ کریں گی، بلکہ اب بھی کر رہی ہیں۔ اور ایک اور میٹھا سبق سیکھو اُن میں سے ہے جنہیں خُدا نے اپنی چُنیدہ محبت کے میٹھے مقصد کے مطابق بُلایا ہے، کیونکہ یہی ہے کہ جو خُدا سے محبت رکھتے ہیں وہ وہی ہیں جو اُس کے ارادے کے مطابق بُلائے گئے ہیں۔ اگر تُو خُدا سے محبت رکھتا ہے تو خُدا بھی تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ تیری محبت خُدا سے، خواہ وہ کمزور اور مدہم ہی کیوں

نہ ہو، اس امر کی پکی نشانی ہے کہ وہ تجھ سے ازل کی محبت رکھتا ہے، اور اسی لیے اُس نے تجھ کو محبت کے بندھنوں سے کھینچا ہے۔

—آیت 29۔ کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے پہچانا
یعنی دُنیا سے پہلے خوشی اور محبت کی نظر سے دیکھا۔ جن سے اُس نے محبت رکھی اور اپنے لیے بُلایا۔
مسیح وہ آدمی ہے، اصل نمونہ۔ وہ تنہا نہ ہو۔ آدمی کا اکیلا رہنا اچھا نہیں، حتیٰ کہ اُس آدمی کا بھی نہیں۔ اور اُسے لوگ خُدا کے فضل سے بُلائے جائیں گے تاکہ اُس کے مانند بنیں، تاکہ اُس کے بھائی ہوں۔ جن کو خُدا نے پہلے سے پہچانا اور پہلے سے محبت کی، اُنہیں اُس نے ٹھہرا دیا، مقرر کیا، پیش بینی میں یہ کہ وہ اُس کے بیٹے کی صورت پر بنائے جائیں۔

آیت 29-30۔ اور جن کو اُس نے پیش تر سے مقرر کیا اُن کو بُلایا بھی۔
عام بُلانے سے نہیں جیسے وہ اور لوگوں کو بُلاتا ہے، بلکہ خاص بُلانے سے۔ جیسے مُرغی صحن میں رہ کر بار بار آواز دیتی ہے، مگر جب وہ اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے لانا چاہتی ہے تو ایک خاص سی آواز دیتی ہے، اور وہ اُسے پہچان کر بھاگتے ہیں اور اُس کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔

آیت 30۔ اور جن کو اُس نے بُلایا، اُن کو راستباز بھی ٹھہرایا۔
اُس نے اُنہیں راستباز جانا۔ یسوع مسیح کے خون اور راستبازی سے اُنہیں راستباز بنایا۔

آیت 30۔ اور جن کو اُس نے راستباز ٹھہرایا، اُن کو جلال بھی بخشا۔
اس زنجیر میں کوئی کڑی ٹوٹتی نہیں۔ جنہیں اُس نے پہچانا، اُنہیں مقرر کیا؛ جنہیں مقرر کیا، اُنہیں بُلایا؛ جنہیں بُلایا، اُنہیں راستباز ٹھہرایا؛ جنہیں راستباز ٹھہرایا، اُنہیں جلال بخشا۔ یہ ایک عجیب زنجیر ہے۔ جو کہیں سے بھی اُسے تھام لے، اُس نے ساری کو تھام لیا، کیونکہ یہ نوشتہ ٹوٹ نہیں سکتا۔ اگر تُو فضل سے ابدی زندگی کی شراکت میں بُلایا گیا ہے تو تُو ضرور راستباز ٹھہرایا جائے گا اور جلال پائے گا۔

آیت 31۔ پس ان باتوں کے بارے میں ہم کیا کہیں؟
میں نہیں جانتا کہ ہم کیا کہہ سکتے ہیں—فضل کے عجائب، رحم کے پہاڑ، بے حد رحم—ان باتوں کے بارے میں ہم کیا کہیں؟
—کم از کم یہ تو کہہ سکتے ہیں

آیت 31۔ اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے؟
بہت سے ہمارے خلاف ہو سکتے ہیں، مگر ہم اُنہیں کچھ بھی نہیں سمجھتے اگر خُدا ہماری طرف ہے۔

آیت 32۔ جس نے اپنے ہی بیٹے کو دریغ نہ کیا بلکہ ہمارے سب کے لیے اُسے حوالہ کر دیا، وہ اُس کے ساتھ ہمیں سب چیزیں آزادانہ کیوں نہ دے گا؟
جب اُس نے اپنا بیٹا دے دیا تو پھر اُس کی بخشش کی کوئی حد نہیں۔ جس نے کائنات کا جواب، آسمان کی آنکھ دے دی—کیا وہ ہمیں باقی سب کچھ جو حقیقت میں ضروری ہے، آزادانہ نہ دے گا؟

آیت 33-35۔ خُدا کے برگزیدوں پر کوئی الزام کون لگائے گا؟ راستباز ٹھہرانے والا خُدا ہے۔ کون ہے جو سزا دے؟ وہ مسیح ہے جو مر گیا، بلکہ جی اُٹھا، جو خُدا کے دہنے ہاتھ پر ہے، اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔ کون ہمیں مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟

اے خُدا کے پیارو، ان کلمات سے سیر ہو جاؤ۔ یہ شہد سے بنے بسکٹوں کی مانند ہیں، چٹان سے نکلے ٹھنڈے پانی کی مانند۔
"کھاؤ، پیو اور بھر جاؤ۔" کون ہمیں مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟

آیت 35۔ کیا مصیبت، یا تنگی، یا ستانا، یا قحط، یا ننگا پن، یا خطرہ، یا تلوار؟
ہاں، یہ سب آزمائے جا چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے، "تیری خاطر ہم دن بھر مارے جاتے ہیں، ہم ذبح کے لیے بھیڑوں کے مانند گئے گئے ہیں۔" پولس کے زمانے میں اُنہیں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں موت کے گھاٹ اُتارا جاتا تھا۔ کیا وہ مسیح کی محبت سے جدا ہوئے؟

دشمن ستاتے ستاتے تھک گئے، مگر مقدس اُس سے نہ تھکے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ رومی سلطنت کے دنوں میں مسیحی عدالت کے سامنے آ کر مسیح کا اقرار کرتے تھے، چاہے اُنہیں تلاش نہ بھی کیا جاتا، گویا دشمنوں کو شیر کے آگے پھینک دینے یا قتل کرنے کی دعوت دیتے ہوں۔ وہ بے خوف تھے، اور اگرچہ بادشاہ وحشی جانوروں سے بدتر تھے، یہ مسیحی اُن سے نہ ڈرے، نہ جھکے، نہ مغلوب ہوئے۔ وہ مسیحیوں کو ختم نہ کر سکے۔

آیت 36-39۔ چنانچہ لکھا ہے، "تیری خاطر ہم دن بھر مارے جاتے ہیں، ہم ذبح کے لیے بھیڑوں کے مانند گئے گئے ہیں۔" مگر ان سب باتوں میں ہم اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت رکھی بڑھ کر غالب ہیں۔ کیونکہ میں یقین دلایا گیا ہوں کہ نہ موت، نہ زندگی، نہ فرشتے، نہ حکومتیں، نہ طاقتیں، نہ موجود چیزیں، نہ اُنندہ کی چیزیں، نہ بلندی، نہ پستی، نہ کوئی اور مخلوق ہمیں اُس خُدا کی محبت سے جو ہمارے خُداوند یسوع مسیح میں ہے جدا کر سکے گی۔